6745 ـ ورد و اذکار کی اختراع اور ان کے صحیح ہونے پر خوابوں سے استدلال

سوال

آپ نے بدعت کی قسم میں ذکر کیا ہے کہ مثلا کوئی بھی سورۃ ثواب کے لیے (100) بار پڑھنا بدعت ہے، میں نے صوفیاء کی کتاب " براء الصوفیۃ " کا مطالعہ کیا جس میں یہ بیان ہوا ہے کہ یہ سب طرق وغیرہ الہامی ہیں، جو حکیم معین الدین چشتی کو خواب میں اللہ کی جانب سے الہام ہوئے تھے، تا کہ اللہ کے قریب لوگ اس پر اعتماد کریں.
کیا یہ بدعت ہے، اور ان کےصدق و سچائی کو ہم کس طرح واضح کر سکتے ہیں، اور کیا یہ اسلام میں جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

1 ـ اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے اولیاء کی وصف بیان کرتے ہوئے دو وصف ایمان اور تقوی بیان کیے ہیں:

فرمان باری تعالی ہے:

یقین جانو اللہ کے اولیاء پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمگین ہوتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقوی اختیار کرتے ہیں یونس (62 ـ 63).

اس لیے جو مومن اور متقی ہو گا وہ اللہ کا ولی ہے.

2 ـ اور پھر اللہ کے ولی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور فرامین کی مخالفت نہیں کرتے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین میں بدعات کی ایجاد سے منع کیا اور ایسا کرنے سے بچنے کا حکم دیا ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنا دین مکمل کر دیا اور اپنے بندوں پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دی ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، اور تم پر اپنی نعمت بھرپور کر دی اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا المآئدۃ (3).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں وہ کچھ ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے "

3 ـ اس بنا پر آپ اللہ کے ولی اور شیطان کے ولی و دوست کے مابین تمیز و فرق کر سکتے ہیں، وہ اس طرح کہ آپ اس کی اخلاقی اور دینی حالت دیکھیں کہ وہ دین کا کتنا التزام کرتا ہے آیا وہ نماز پنجگانہ جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرتا ہے یا نہیں، اور کیا لوگوں کا ناحق مال تو نہیں کھاتا، اور کیا کہیں وہ شریعت میں کمی یا زیادتی کر کے حد سے تجاوز تو نہیں کرتا.

4 ـ کوئی ایسا ورد یا ذکر اپنی طرف سے ایجاد کرنا جائز نہیں جس کا مسلمان پابند ہو یا پھر کسی دوسرے کو اس کی پابندی کرنے کا کہے ـ مثلا مختلف وظیفہ جات اور دعائیں و ورد ـ بلکہ جو صحیح سنت نبویہ میں وارد ہیں وہی دعائیں اور ورد و ظیفے کافی ہیں، وگرنہ ایسا کرنے والا شخص یا تو خود بدعتی ہو گیا یا پھر بدعت کی طرف دعوت دینے والا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2550) صحیح مسلم حدیث نمبر (1718).

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے:

" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1718).

ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ حدیث دین اسلام کے عظیم اصولوں میں ایک اصول ہے، اور یہ ظاہری طور پر اعمال کے لیے کسوٹی اور ترازو ہے، جس طرح حدیث " انما الاعمال بالنیات " اعمال کے باطن کے لیے کسوٹی ہے اسی طرح یہ ظاہری کسوٹی ہے، اور پھر جس طرح ہر وہ عمل جو اللہ کے لیے نہ کیا جائے اس کا عمل کرنے والے کو کوئی اجروثواب حاصل نہیں ہوتا، اسی طرح ہر وہ عمل جس پر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ ہو تو وہ عمل مردود ہے.

اور جس نے بھی کوئی ایسا کام دین میں ایجاد کر لیا جس کی اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت اور حکم نہیں دیا تو اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں " اھـ

دیکھیں: جامع العلوم و الحکم (1 / 180).

اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ حدیث دین اسلام کے قواعد میں سے ایک عظیم قاعدہ ہے، اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع الکلم میں شامل ہوتا ہے؛ کیونکہ یہ بدعات اور ایجادات دین کے رد میں صریح ہے، اور دوسری روایت میں اور الفاظ وارد ہیں: وہ اس لیے کہ ہو سکتا ہے کوئی بدعتی شخص جو پہلے سے ایجاد بدعت پر عمل کر رہا ہے جب اس کو یہ پہلی حدیث دلیل دی جائے کہ:" جو کوئی بھی بدعت ایجاد کرے " تو وہ جواب دیتا ہے میں نے تو کچھ بھی نئی چیز ایجاد نہیں کی، تو اس کے لیے یہ دوسری روایت کے الفاظ بطور دلیل پیش کئے جائینگے:

" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا " اس حدیث میں صراحت ہے کہ ہر بدعت چاہے وہ اس نے خود ایجاد کی ہو یا پہلے سے ایجاد کردہ پر عمل کر رہا ہو مردود ہے...

اس حدیث کو یاد و حفظ کرنا بہت ضروری ہے تا کہ منکرات و بدعا تکو ختم اور باطل قرار دینے کے لیے اس سے استدلال کیا جا سکے " اھـ

دیکھیں: شرح مسلم نووی (12 / 16).

5 ـ شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

بلاشك و شبہ اذکار اور دعائیں افضل ترین عبادات ہیں جو توقیف اور اتباع پر مبنی ہیں، نہ کہ خواہش و ابتداع و بدعات پر، اس لیے نبوی دعائیں اور اذکار ہی سب سے بہتر اور افضل ہیں جو ذکر و دعا کرنے والے کے لیے بہتر ہیں، اور ان پر چلنے والا ہی امن و سلامتی کی راہ پر ہے.

ان سے جو فوائد و نتائج حاصل ہوتے ہیں اس کی تعبیر کوئی زبان نہیں کر سکتی، اور نہ ہی کوئی انسان اس کا احاطہ کر سکتا ہے، اس کے علاوہ جو اذکار ہیں وہ حرام بھی ہو سکتے ہیں اور بسا اوقات مکروہ بھی، اور بعض اوقات ان میں شرك بھی ہو سکتا ہے جو اکثر لوگوں کو معلوم نہیں، اجمالی طور پر یہی ہے اس کی تفصیل میں جائیں تو طوالت اختیار کر جائیگا.

اور پھر کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ لوگوں کے لیے کسی بھی قسم کا ورد اور وظیفہ اور دعا مقرر کرے یا اسے مسنون قرار دے جو مسنون نہیں اور حدیث میں وارد نہیں ہے، اور وہ اسے مؤکدہ قرار دے کہ لوگ اس کا التزام کرنے لگیں، جس طرح وہ نمازوں کا التزام کرتے ہیں، بلکہ یہ ایسی بدعت ہو گی جس کی اللہ نے اجازت ہی نہیں دی..

اور رہا مسئلہ غیر شرعی ورد و ظیفہ اور ذکر اختیار کرنے کا تو اس سے منع کیا گیا ہے، اس کے ساتھ یہ کہ شرعی دعاؤں اور اذکار میں انتہائی صحیح مطلب اور مقصد پایا جاتا ہے، اسے چھوڑ کر کسی بناوٹی اور بدعتی وظیفہ جات

کو توصرف جاہل شخص ہی اپناتا ہے یا پھر وہ جو حد سے تجاوز کرنے والا یا کوتاہی کرنے والا " اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی (22 / 510 ـ 511).

واللہ اعلم .